Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Class 9

اردو

نظم: کرکٹ اور مشاعرہ

NOTES

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

نظم: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر: دلاور فگار

شاعر کا تعارف: دلاور فگار کا شمار اردو طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے بڑے ناموں میں ہوتا ہے۔ ان کے مزاح میں نہ تو سطحیت ہے اور نہ ہی ابتذال۔ مزاح نگاری اور مزاح گوئی بڑا جان جوکوں کا کام ہے لیکن فگار کبھی اس میدان میں ڈگمگائے نہیں۔ وہ ارد گرد کے مسائل و حالات کو طنز کی پوشاک میں لپیٹ کر لوگوں کے سامنے اس طرح لاتے ہیں کہ وہ اس سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان کا مزاح خوش دلی اور خوش مذاقی پر مبنی ہے۔ ان کے کلام میں آفاقیت ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام ترو تازہ اور حسبِ حال معلوم ہوتا ہے۔

نظم کا مرکزی خیال: اس نظم میں دلاور گفار نے کرکٹ میچ اور مشاعرے کے دوران پیش آنے والی کیفیات کو مزاحیہ انداز سے مشابہت دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ کس طرح ایک کھلاڑی کی طرح ایک بے تکا شاعر عوام کو محظوظ اور لطف اندوز کرنے کا موقع بہم نہیں پہنچا تا بلکہ اپنی ناقص کارکردگی سے انھیں بے زاری کا شکار کرتا ہے۔ کرکٹ میچ ہی کی مانند مشاعرے میں بھی شعراء کو مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ شاعر نے ان سب معلومات کو ہلکے پھلکے شگفتہ انداز میں بیان کیا ہے۔ دلاور فگار نے اپنی اس نظم میں طنز و مزاح کو مزید لطیف بنانے کے لیے انگریزی زبان کے الفاظ کو بھی خوب صورتی اور کامیابی سے استعمال کیا ہے۔ جس سے اردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کو درست اور موئثر استعمال کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ (اس اقتباس کو تمام اشعار کی تشریح میں استعمال کیا جاسکتا ہے)

شعر 1 مشاعرہ کا بھی کرکٹ ایم ہوتا ہے　　　　مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر دلاور فگار کرکٹ اور مشاعرے کا موازنہ کر رہے ہیں۔ کرکٹ برصغیر کے مقبول ترین کھیلوں میں سے ہے اور اردو شاعری بھی یہاں کی تہذیب و ثقافت کی نمائندہ ہے۔ اس شعر میں وہ کہتے ہیں کہ چاہے کرکٹ میچ ہو یا مشاعرہ دونوں کا مقصد لوگوں کو تفریح فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یوں سمجھیے کہ مشاعرہ بھی کرکٹ میچ ہی ہے۔ انہوں نے انگریزی زبان کے الفاظ "ایم"(aim) اور "گیم"(game) کو بطور قافیہ استعمال کر کے شعر کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ شاعر کے مطابق مشاعرہ ہو یا کرکٹ کا کھیل دونوں میں ایک ہی طرح ایک ہی طرز پر کھیلنے والے کھلاڑی ہوتے ہیں وہ مزید کہتے ہیں کہ جب مشاعرہ ہوتا ہے تو اس کا مقصد لوگوں کو تفریح یا سکوں فراہم کرنا ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ لوگ کرکٹ کے کھیل میں تفریح حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں سکون اور تفریح دونوں ایک ساتھ مل جاتی ہیں یعنی مشاعرے میں دماغی صلاحیتیں سامنے آتی ہیں جبکہ کرکٹ میں جسمانی صلاحیتیں دونوں صورتوں میں سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

شعر 2 وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں وہ یہاں شاعر　　　　یہاں جو صدر نشیں ہے وہاں ہے امپائر

تشریح: اس شعر میں دلاور فگار مزید بتاتے ہیں کہ جیسے کرکٹ میچ میں کھلاڑی ہوتے ہیں ویسے مشاعرے میں شعراء حضرات ہوتے ہیں اور مشاعرے کا صدر نشین بالکل کرکٹ کے میدان میں موجود امپائر کی طرح ہوتا ہے یعنی مشاعرہ اور کرکٹ میچ قریب ایک ہی چیز ہے۔ کرکٹ کے کھیل میں کھلاڑی اپنی مہارت سے لوگوں کے دلوں کو جیت رہے ہوتے ہیں اور ان کی ہار جیت لوگوں پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہے جس طرح وہاں کھلاڑی اپنے کھیل کے جوہر دکھا رہے ہوتے

studybeesofficial

ہیں بالکل اسی طرح یہاں مشاعرے میں شاعر حضرات اپنی گفتگو، اپنی شاعری، اپنے لفظوں کے تیر چلا کر اپنی مہارت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں جس طرح مشاعرے میں جو صدر ہوتے ہیں، جو منتظمین ہوتے ہیں اور تمام انتظامات سنبھالتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں بالکل اسی طرح کرکٹ میں امپائر اسی عہدے پر کام کر رہا ہوتا ہے اور تمام تر ہار جیت کے فیصلے بھی وہی کرتا ہے۔

شعر 3 وہاں ریاضِ مسلسل سے کام چلتا ہے یہاں گلے کے سہارے سے کلام چلتا ہے

تشریح: شاعر اپنے اس شعر میں کہتے ہیں کہ کرکٹ کے کھیل میں ماہر ہونے کے لیے مسلسل پریکٹیس کی ضرورت ہوتی ہے بغیر ریہرسل اور پریکٹس کے انسان (کھلاڑی) ماہر نہیں ہو سکتا وہ ہر لمحہ ہر گھڑی پریکٹس میں رہتا ہے بالکل اسی طرح مشاعرے مین شاعر اپنے گلے سے کام لیتا ہے یعنی اسے بھی پریکٹس کی ضرورت ہوتی ہے وہ بار بار اپنے اندازِ بیان کو بہتر سے بہتر کرنے کی مشق اور ریاض کرتا رہتا ہے یہ اس لیے کیونکہ شاعری کو بیان کرنے کے لیے بھی بہت زیادہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے ایک شاعر کے لیے اس کا گلا بہترین سرمایہ ہوتا ہے۔ جیسے کرکٹ میں مسلسل مشق یعنی پریکٹس کرنی پڑتی ہے تب جا کے ایک کھلاڑی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے اسی طرح مشاعرے میں گلے کا کردار بہت اہم ہوتا ہے کیوں کہ شاعر کو اپنا کلام خود پڑھ کر یا گا کر سنانا ہوتا ہے۔ اگر گلا صحیح ہو گا تو ہی کلام میں اثر ہو گا۔ کرکٹ میں پریکٹس کے لیے شاعر نے ریاض مسلسل کی ترکیب استعمال کی ہے اسی طرح گانے کے لیے بھی ریاض ضروری ہوتا ہے۔

شعر 4 وہاں بھی کھیل میں نو بال ہو تو فاؤل ہے یہاں بھی شعر میں اہمال ہو تو فاؤل ہے

تشریح: اس شعر میں وہ کہتے ہیں کہ جیسے کرکٹ میں اگر کوئی باؤلر نو بال کرواتا ہے تو اسے فاؤل کہا جاتا ہے اس کی جگہ دوبارہ بال کروائی جاتی ہے تاکہ وہ مکمل ہو سکے اور کھلاڑی بھرپور طریقے سے کھیل سکے بالکل اسی طرح اگر مشاعرے میں کسی شاعر کے اشعار اچھے نہ ہوں تو اسے بھی فاؤل مانا جائے گا۔ اہمال کا لفظ یہاں غور طلب ہے۔ اہمال کا لفظی مطلب تاخیر ہے لیکن یہاں اس کا مطلب بے معنی، بے وزن یا مبہم کے ہیں۔ یعنی شاعری میں بے معنی اور بے وزن شاعر بھی گویا کرکٹ کی نو بال کی طرح ہی ایک فاؤل ہے۔

شعر 5 وہاں ہے ایل بی ڈبلیو یہاں پہ چکر ہے کہ عندلیب مونث ہے یا مذکر ہے

تشریح: تشریح طلب شعر میں شاعر مشاعرے اور کرکٹ میں کچھ اس انداز سے موازنہ کرتے ہیں کہ جس طرح کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو کا فیصلہ ہمیشہ ذہنی الجھاؤ یا کشمکش میں مبتلا کر دیتا ہے اسی طرح اردو شاعری کا پسندیدہ عنوان عندلیب یعنی بلبل، شعراء کو الجھا دیتا ہے کہ آیا یہ مذکر ہے یا مونث۔ اگر مذکر ہے تو اس کی مونث کیا ہو گی اگر مونث ہے تو اس کا مذکر کیا ہے۔ اس مشترکہ کش مکش کی وجہ سے کرکٹ اور مشاعرہ ایک ہی طرح کے ہیں۔

شعر 6 وہاں بھی صرف مقدر کا کھیل ہوتا ہے جو ان لکی ہے یہاں بھی وہ فیل ہوتا ہے

تشریح: شاعر کے مطابق انسان کی زندگی میں قسمت کا بہت عمل دخل ہوتا ہے، اگر قسمت انسان کا ساتھ دے تو اس کے ہر قسم کی کٹھن راہ آسان ہوتی جاتی ہے اور اگر قسمت کا ہاتھ آپ سر پر نا ہو تو آسان و سہل کام بھی دشوار ہو جاتے ہیں۔ شاعر کرکٹ اور شاعری کے میدانوں میں آنے والے عروج و

Studybeesofficial

زوال کا ذمہ دار کافی حد تک قسمت کو بھی ٹھہراتے ہیں۔ اگر کھلاڑی کی قسمت کے ستارے چمک رہے ہوں گے تو اس کا میچ اسے شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دے گا۔ اسی طرح اگر شاعر کی قسمت اچھی چل رہی ہو گی تو اپنی کسی کلام، غزل یا نظم کی بدولت وہ ترقی و شہرت کی منزلوں کو طے کرتا چلا جائے گا۔ شاعر ان دونوں میدانوں میں ترقی کا ضامن قسمت کو ٹھہراتے ہیں۔ اور جو ان لکی (بد قسمت) ہوتے ہیں ان کو کسی بھی میدان میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

شعر 7 وہاں جو لوگ اناڑی ہیں وقت کاٹتے ہیں   یہاں بھی کچھ متشاعر دماغ چاٹتے ہیں

تشریح: شاعر تشریح طلب شعر میں طنز سے کام لیتے ہیں کہ کرکٹ کے کھیل میں جو لوگ ماہر ہوتے ہیں وہ تو کھیل جاتے ہیں اور ان پر ٹیم کی ہار جیت متعین ہوتی ہے مگر جو لوگ اناڑی ہوتے ہیں یعنی پریکٹس نہیں کرتے اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے وہ بس ٹک ٹک کر کے کھیلتے رہتے ہیں ان کا مقصد ٹیم کے لیے کھیلنا یا ٹیم کو فتح دلانا نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی اور مقصد کے لیے سفارش پر ٹیم میں شامل ہوتے ہیں اور محض وقت پاس کرتے ہیں اور کوئی نمایاں کارکردگی نہیں دکھا پاتے صرف وقت پاس کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح مشاعرے میں بھی اناڑی اور نام نہاد کھلاڑی آجاتے ہیں جو چند اشعار لکھ لیتے ہیں اور خود کو شاعری کے میدان میں بڑا کھلاڑی سمجھتے ہیں۔ وہ کسی تعلق کی بنا پر کسی نہ کسی مشاعرے میں شرکت کر کے اپنی بے تکی بے کار اور بے مقصد شاعری کر کے صرف دماغ خراب کر رہے ہوتے ہیں ان کا آنا جانا دونوں کا کچھ پتہ ہی نہیں چلتا۔ ان شعراء کی شاعری لفاظی سے زیادہ کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔

شعر 8 ہوا کرے اگر اسکور اس کا زیرو ہے   یہاں جو شخص پھسڈی ہے وہ بھی ہیرو ہے

تشریح: شاعر کہتے ہیں کہ جس طرح کرکٹ میں ایک شخص زیادہ اسکور بنانے پر ہیرو بن جاتا ہے اور پھر وہ خود کو ہیرو ہی سمجھتا ہے چاہے اس کی کارکردگی صفر ہی کیوں نہ ہو بالکل اس انداز سے شاعری کے میدان میں بھی ہوتا ہے، شاعری میں بعض اوقات ناقص، غیر معیاری، گھٹیا اور وزن سے گرا ہو کلام کہنے والے بھی مشہور ہو جاتے ہیں اور خود کو ہیرو تصور کرنے لگتے ہیں۔ ان کا کلام فکر و دانش اور معنی آفرینی سے خالی ہوتا ہے لیکن عامیانہ باتوں کی وجہ سے وہ عوام کے ہیرو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

شعر 9 مرے خیال کو اہلِ نظر کریں گے کیچ   مشاعرہ بھی ہے ایک طرح کا کرکٹ میچ

تشریح: شاعر اپنی نظم کے اس آخری شعر میں اپنی تمام گفتگو کو سمیٹتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے کرکٹ اور مشاعرے کا جس طرح اپنی نظم میں موازنہ کیا ہے اس کو وہ لوگ ضرور تسلیم کریں گے جو اہلِ نظر، حقیقت شناس اور صاحبانِ کمال ہیں جن کے پاس دیکھنے والی آنکھ اور محسوس کرنے والا دل ہے وہ یقیناً میری باتوں سے اتفاق کریں گے کہ کرکٹ کا کھیل اور مشاعرے دونوں میں غضب کے اتفاقات ہیں۔ مشاعرہ بھی اصل میں کرکٹ میچ ہی ہے۔ جس طرح کرکٹ میں کھلاڑی اپنی کارکردگی سے لوگوں سے داد وصول کرتے ہیں اسی طرح شعراء بھی اپنی شاعری کی بدولت ہی لوگوں سے داد سمیٹتے ہیں۔ جو عہدے کرکٹ کے کھلاڑیوں کے ہوتے ہیں وہ سب کے سب مشاعروں میں بھی موجود ہوتے ہیں تقریباً تمام باتیں ہی مشترک ہیں۔ اس شعر میں انہوں نے انگریزی الفاظ (CATCH) اور (MATCH) کو بطور قافیہ استعمال کر کے شعر کی تاثیر میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

studybeesofficial